

مکالمہ حکایات

اس دل تھا م نفع ہے سودا بعثتوں میں

دنیا کی سعادت و کامرانی کی منزل تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان نوجوان اپنی قربانی
کے ایک پل تعمیر کریں، اس پل پر سے گزر کر دنیا بہتر زندگی کی منزل تک پہنچنے سکتی ہے، بڑیں کھاد
کی خواجہ ہوتی ہے لیکن انسانیت کی زمین کی کھاد جس سے اسلام کی کھینچی برگ دار الائی ہے وہ دنی
الفرادی خواہش و ہوں ہے جس کو سلم نوجوان اسلام کا بول بالا کرنے اور اللہ کی زمین میں میں
امن و سلامتی پھیلانے کے لئے قربان کریں، آج انسانیت کی افتادہ زمین کھاد مانگتی ہے، یہ
کھاد راحت و آرام کے موقع، الفرادی ترقی کے امکانات اور عیش کے اسباب میں جن کو مسلمان
باخصوص عرب اقوام قربان کر دینے کا ارادہ کریں، چند انسانی جانوں کی جدوجہد و ران کا قربان
ے اگر انسانی گل آگ کی راہے نکل کر جنت کی راہ پر لگ جاتا ہے تو یہ بڑا ستاسودا ہے اس
لئے کہ جونخت حاصل ہوگی وہ بہت ہی جنس اُس ہے اور اس کے لئے جو کچھ قربان اکتا ہے تو
۱۱۷ کے مقابلہ میں ابتدی، ہمیں اور ارزال ہے۔

اے دل تمام نفع ہے سوائے عشق میں
اک جان کا زیادتی ہے سو ایسا زیادتی نہیں

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسن ندوی
(الساقی دینیار مسلمانوں کے مدرسہ فردوس الکاظم)

فی شمارہ رکھ لیے

سالانہ شور و میلے

١٤٢٩

TAMEER-E-HAYAT

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

Rs.5/-

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف
صندل سے تیار کردہ خوشبو
دار عطریات، عمدہ و اعلیٰ
قسم کے روغنیات و عرق
یکوڑہ، عرق گلاب
و مگر عطریات کی

ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ
تشریف لاکر خدمت کا موقع دل

SHOP. 241176
RES. 268898

اظہار احمد انڈ سن پر فیو مر س، چوک لکھنؤ

آپ کی خدمت میں جدید و دلکش
سونے چاندی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا شور و فرم

گھنٹے میلے

حاجی عبدالرؤف خان، حاجی محمد نعیم خان محمد معروف خان

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اپری گٹ چوک لکھنؤ

فون نمبر ۳۳۰۶۲

تعمیر حیات
میں
اشتہار دیکھ
ایسی تجارت کو
فروغ دیں



حشمت دعاگار

AUTO REERCCTO METER AR-86

گوچاک کوش دلسته را با ای انجکس زنی سنت فرنز

وَدَهْبَ كَيْشِمُونَ كَأَخْنَاصٍ مَقَامَرَ

اک بار خدمت کا موقع دل

آپنیشیں۔ اے۔ جعن (ملک)

شکری موری کے زدیک معتبر نہیں۔ اعظم گرداصہ

مردہ بوجھی ہے اب اس میں زندگی کی کوئی
رُونق باقی نہیں ہے اب یہ اپنے اور سلسلے کے
کامات ہے کوئی سادہ لوچی لو اور فلام خیال
کا خشکار نہ ہو جائیں بلکہ:
وَالْأَوَّلُ مِنْ جَاهَدَهُ وَفِي النَّهَايَةِ هُنَّهُمْ
سُبْدَنَةٌ هُنَّهُمْ دُسُورُهُ رُومٌ

سماں چاہے کرو جو کچھ ہم کہنے یا لکھنے جاہے ہیں اس اس
جس کو دیکھ کر ڈاکٹر حجرت و تجوب کے انداز
سے کہیں ہمارے نفس امارة کا دخل تو نہیں ہو گی
ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھانی گے"
اب لاخلاج ہو چکا ہے۔ اچھا لو میں یہ دو میں
مکتنا ہوں ان کو استھان کرو ان سے فائدہ ہو گا۔
ان ناجیر کار صالح صاحب کی زبان سے
جو الفاظ انکھ میں انھوں نے تو مریض کی رہی کسی
جان بیٹے لی اب دوسرے کی فائدہ ہو گا۔ اب تو
وہ انی ہوتے کے دن گئے گا اور جب مرزا یہ نو
کون ہو سکتا تھا ان کو بھی ہمیں غیر بانی ہے کہ
دل کھول کر بدیر پریزی کرے گا جو حکیم صاحب کی
آدھے انی سبیل ریثیک پا گلیہہ ذالم عنظۃ
دواؤں کے اخوات کو ختم کرتی ہے گی۔ کیا اس
ظرف مرضیں اچھا ہو سکتا ہے۔ یہی حال ایسے تھے
و اصحاب علم کا ہے جو اپنے جوش خطاب اور زخم
سے ملت کو مردہ نہایت کرتے ہیں پھر مارم کرتے
ہیں کر قوم ہماری آوانی پر لبکھیں کہتی۔

شیخ سسن البا کھنصالی خصیض کے تواریخ سیر حضرت ولانا سید ابو شفیع علیہ
ذویہ مدخلہ کا گرفتار مصنوعہ شیخ خصیض البا کھنصالی (منہ کرات الدعوہ والداعیہ)
کے مقدار کے طور پر لکھا گیا تھا جو سر جو کے داماد شیخ مسیح مطہان کے اصرار و تقاضہ پر
لکھا گیا تھا جو مکان خصیض نے ٹھوپنے میں شیخ کھنصالی افریب خصیض کا سراپا گیا ہے
جس بھروسہ دعویٰ کے مفاد پر بھر کام کرنے والوں کے لئے بڑا حصہ درخشنی درخواست
ہے اس کے لئے ہم اس کا ترجیح بدینظر پختہ کر دے یہ۔
(ادارہ)

شیخ سسن البا شیبد رحمۃ اللہ علیک کتاب
طریقہ لکھنے کی جرأت کیلئے
منہ کرات الدعوہ والداعیہ کا پیش لفظ لکھا ہے
اسلام ابدی اور خدا پسندیدہ دین اور
لئے بڑے شرف و سعادت کی بات ہے۔ یہ میری
است مسلم اس کا شاداب اور سماں پسند دوست ہے
یہ خدا کی ایجاد کی تھی ایک بی کھلی یا ایک
کی خدا کی ایجاد کی تھی ایک بی کھلی یا ایک
ساقی ایک بی کیا ہوا رفاقت ایت یا ایت خاص
میں ایسے ٹھیک و مجاہدین خداداد صلیمتوں سے
کے ایک بی اس کو بار بار دکھایا جائے اس اور اس
و شاد ماں ہوں یہ کتاب دوسری عام کتابوں کو کھے
کا ہر بڑا پاپا پارٹ پیدا چاہک اور اسلام کے
لئے باعث مذاقہ خصیض میں جو اساز کا حلال
مختلف ماحول اور بیم و رجا کی تیرہ و تاریک خصیض
کی طرح ہے۔ اس کتاب کا موضوع بھی ان عام
موضوعات سے مختلف ہے جن بر عالم طور پر جانی
لئے اس کتاب کا نیا ایڈیشن بروت سے خالی ہو جائیں کے
بیسویں صدی کے آغاز میں یوں ہے عالم
زور و محکم تھا جس البا کے لائق و امداد میں بھاندہ میر
عربی تصویر صحر میں بیس ڈالر اسکے ہونا ہے
تاقلم و دال دوال تھا زندگی کی قریب اپنے کردود
عظیم صفت پر لکھتے اور روشی فائی ہوئے ہوئے
تک بھلنا اور بھکپانا ہا اور جب یہ اندھہ ہوئے
دھن کا ناڈا کر جسکے سلسلہ تو جانوں نے زندگی
و اصلاح کے میدان میں کام کرنے والوں کو ایک
بچپنی گی جو مذاقہت کی حالت میں اس کو اسکرنا پڑا اور
نوادر ہونے لے یا بیوں کہے کر اپنے بھر کی جڑ اور
کتاب اس مقدار کے مذاقہ شان ہوئی۔

۱۹۹۸ء ۱۰ اپریل

شیخ حسن البنا شہید

لیکٹ ٹھنڈی شخصیت

حضرت مولانا سید ابو شفیع علیہ نبیری ترجمہ۔ شمس دلخی ندوی

ایک ایسی قوم میں بیدا ہوئی ہیں جو تحریکی زوال انہیں
رو�انی افلاس، ارادہ کی تک روی، عزم و بہت کی
پستی، اخلاقی فاوا راحت طلبی و عافیت پسند کی
ہر قوت و طاقت کے ساتھ پر اندھاری ارادہ امداد
مال سے ایسی کاشکار ہوتی ہے۔ اس وقت پوشا
نس ایک بی سا پہنچیں وہی ہوتی ہے، بالکل اپنے
ہی جسمے ایک بہر سی سے شان ہوتے والی کتاب
کا کوئی ایڈیشن ہو کر جس کے ایک سو ٹوکرہ کھسپانی
ساتھ نہیں کے اسے میں ملے تاکہ جا سکے۔

شیخ سسن البا کھنصالی خصیض کے تواریخ سیر حضرت ولانا سید ابو شفیع علیہ
ذویہ مدخلہ کا گرفتار مصنوعہ شیخ خصیض البا کھنصالی (منہ کرات الدعوہ والداعیہ)
کے مقدار کے طور پر لکھا گیا تھا جو سر جو کے داماد شیخ مسیح مطہان کے اصرار و تقاضہ پر
لکھا گیا تھا جو مکان خصیض نے ٹھوپنے میں شیخ کھنصالی افریب خصیض کا سراپا گیا ہے
جس بھروسہ دعویٰ کے مفاد پر بھر کام کرنے والوں کے لئے بڑا حصہ درخشنی درخواست
ہے اس کے لئے ہم اس کا ترجیح بدینظر پختہ کر دے یہ۔
(ادارہ)

شیخ سسن البا شیبد رحمۃ اللہ علیک کتاب
و مادہ پستی، خود غرض و مصلحت پرستی اپنے کا دل
و نفع خودی کا انجمن ہے، یا مادہ کی قوت اور بھی
اعتدار کا انجمن ہے، پوری زندگی ایک بی کھلی یا ایک
بی ڈار نظر آتی ہے، جو بڑی چیزوں کی وجہ
ساقی ایک بی کیا ہوا رفاقت ایت یا ایت خاص
میں ایسے ٹھیک و مجاہدین خداداد صلیمتوں سے
کے ایک بی اس کو بار بار دکھایا جائے اس اور اس
کا ہر بڑا پاپا پارٹ پیدا چاہک اور اسلام کے
لئے باعث مذاقہ خصیض میں جو اساز کا حلال
مختلف ماحول اور بیم و رجا کی تیرہ و تاریک خصیض
کی طرح ہے۔ اس کتاب کا موضوع بھی ان عام
موضوعات سے مختلف ہے جن بر عالم طور پر جانی
ہو جائے۔

بیسویں صدی کے آغاز میں یوں ہے عالم
زور و محکم تھا جس البا کے لائق و امداد میں بھاندہ میر
عربی تصویر صحر میں بیس ڈالر اسکے ہونا ہے
تاقلم و دال دوال تھا زندگی کی قریب اپنے کردود
عظیم صفت پر لکھتے اور روشی فائی ہوئے ہوئے
تک بھلنا اور بھکپانا ہا اور جب یہ اندھہ ہوئے
دھن کا ناڈا کر جسکے سلسلہ تو جانوں نے زندگی
و اصلاح کے میدان میں کام کرنے والوں کو ایک
بچپنی گی جو مذاقہت کی حالت میں اس کو اسکرنا پڑا اور
نوادر ہونے لے یا بیوں کہے کر اپنے بھر کی جڑ اور

طریقہ لکھنے کی جرأت کیلئے
منہ کرات الدعوہ والداعیہ کا پیش لفظ
اور جاہیں کے ساتھ ایک جاہیں یہ بھی ہے کہ
مسلمانوں کو میدیا کے ذریعہ آنادا اور پا ہواد کھانا
دھوت میں حکت اور لپچے اسlovہ انداز
کو ایمانے کا حکم قویے ہی بخت دبا خشکی صدروت
پیش آجائے تو اس میں بھی اچھا اسlovہ انداز ہے
کہ تعلیم زدی گئی ہے پھر ہمارے لکھنے اور بولنے
اوہ بہت دیندے کے آنہ ہونا کیوں نہیں پیدا ہو سکتے
ہے۔ اس کو سہاد دینے، اٹھانے اور سیدا کرنے
کے لئے زبان نیش زدن نہیں بلکہ زبان ہو شد کی
ذوقت ہے، پھر بولنے اور لکھنے سے پہلے خوب

ختنہ ہے۔ (سورہ ق) کوئی بات اس دانلن کی زبان پر نہیں ہے
و اخلي اور فروعي سائل پر بخت و بخاطر کر کے اپنی
ہی صوفوں میں انتشار پیدا کریں۔
لہذا ہمیں لکھنے اور بولنے میں اپنے کے لئے جس طرح
ملکوں ہونا اور بولنے اسی طرح حسن ادا اور
حسن کو نہیں پیدا ہو سکتے اور مذاقہت کے دامیں کھانے
رکھ کر بہزادہ نکش انداز میں اپنی بات کو بیش کرنے
مغلص ہیں۔ جبے جس طرح چاہیں کہیں تو کوئوں کو

ان کی دوسری اہم خصوصیت دعوت ترتیب و مردم سازی کے کام میں ان کی جنت انجینری ہے ایک انسان تیار کی، وہ ایک پوری فرم کے مرتبی تھے۔ وہ ایک علمی فنکری اور اخلاقی ملکر انگر کے بانی تھے۔ پڑھ لکھ لوگوں اور اپنے صب میں جو بھی ان کے ساتھ پہنچ داں رہا ان کے نکلوں رجیان سے شاہزاد ہوئے۔ خیر نہیں رہ سکا، اپنے ہم شیروں پر ان کا اثر ایسا گہرا تھا کہ عرصہ گذر جانے اور طرع طرع کے انقلابات و تغیرت ہیش آئے کے باوجود بھی ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی یہ اثر ایسا شوار و علات ہیں گیا ہے کہ زمان و مکان کی تبدیلی کے باوجود وہ اسی سے جتنے بچانے جاتے ہیں۔ اس کا انوس پر کہ مصر یا یونان مصر بھی ان سے ملاقات کی صداقت نہ حاصل ہو سکی۔ پلا سال جس میں اللہ تعالیٰ نے میرے نے تج ور بریارت مقدار فرمائی تھی اور میں مل بارہ بندوستان سے باہر نکلا تھا، وہ ۱۹۴۷ء تھی جس میں شیخ حسن البنا اجاز مقدس تشریف نہ لے سکتے تھے۔ بلکہ وہ اس سال مصر سے باہر نہیں نکلتے تھے، حالانکہ کم ایسا ہوتا کہ وہ اپنی دعوت و تحریک کے لئے رفقاء کے ساتھ تج کے موقع پر تجاز نہ آتے ہوں اور اپنی دعوت کو بھیلانے اور تج کے لئے باہرے آئے ہوئے و فودے سے میں کی خاص کوشش نہ کرتے ہوں۔

اجاز میں بھی ان کے جھنٹے تاگر دوں اور کوکنوں سے ملنے کا موقع ملا اور میں نے ان کے اندر ایک زبردست فائدہ مری کے اثرات سماں طور پر جس کے، جب ۱۹۵۱ء میں بھی مصر جاتے کا موقع ملا تو وہ جام شہادت تو شکر بھکے تھے۔ ان کی مصری مرن یا لبس سال تھی۔ اس میں تک نہیں کہ ان کی شہادت نے لاکھوں مسلمانوں کو سوچوار دل گرفتہ بنادیا۔ اور عالم اسلام اسی تاریخ ساز شخصت سے محروم ہو گی۔ ان سے ملاقات رہوئے کا غم روح رکھنے والی ہے، محکمہ فرسی دور میں نکاہ اپنی دعوت کی روح دمڑا ج کی حفاظت کا انہام مذاقی معاملات میں حد درجہ ثواب میں دعا کساری اور اقبال کے اس خیر کا صحیح مصدقہ ہے

نگہ ماند سخن دل نواز حب اپر سوز بہکبے رخت سفر میر کارداں کے لئے بڑا خوش بیان بہت محظوظ اور بہر دل عزیز مجھے بہت سے لوگوں نے بیان کیا کہ وہ روشنی کے لیے پرتو کی طرح تھے جس میں زناگواری و تیزی بھوپی تھے اور حالمہ اسلام کے اس اہم خط میں جس کو عالم عربی کا قائد اور رہنا ہونا چاہئے تھا، جو صدیوں سے اسلام کے لئے سینہ پر اور علوم اسلامیہ کا مرکز رہا۔ جس نے بہترے عالم عربی کی مدد کی تھی اور اس کو سنبھالا دیا تھا، اور اسلامی تاریخ کی نازک و شکل ترین گھریوں میں اس کو بجا دیا تھا، جس میں سب سے پڑا اور پرانا اسلامی و تعلفی مرکز "جامع ازہر" اب بھی موجود ہے دعوت اسلامی کس زیوں حالی کا شکار تھی۔

اس پر آشوب دور کو کتابوں کے ذریعہ نہیں بلکہ قریب رہ کر دیکھا ہو وہی اس شخصیت کی عظمت وال فرادیت کو سمجھ سکتا ہے، جو یک ایک پڑھ کے پچھے سے باہر آگئی، اور پہلے سفر بھر پورے عالم عربی کو اپنی دعوت و تربیت، جہاد اور طاقت میں شخصیت کے ذریعہ اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس رجل رشید اور فرزند فرید میں ایسی قویں و صلاحیتیں جمع فرمادی تھیں جو انسانی نسبات اور علم الاخلاق کے ماہرین اور متحدد نقاد و نور ضمیں کے نزدیک متضاد تھیں۔ بے خال و نابان عقل اعلیٰ درجہ کی فہم و ذکاوت، ابلنا ہوا جوش و ولاء، ایمان و لیقانیں سے بسیز دل، قوی روحانیت، فصحیج و بیرونی زبان، الفرادی زندگی میں خلو و نقشے پاک نہ بد و فناعت، حوصلہ مندی و عالی ہمتی جوش و شوق فرادی سے بھر پور دل، بلند پرواہ و عقابی

تاریخ کی ملدوں سے ایک مرد آئیں باہر آجائے۔ اور اس معلم اور غافل فافل کو جو نکاد تیلبے جو جند خیر معاصر کی حصول یابی کے سوا کچھ نہیں جاتا، جس کو اپنی دنیا وی ضروریات اور جسمانی راحت و آرام کے سامنے کسی اور جیزی فکر نہیں ہوتی۔

پردہ کے پیچے سے آئے والا شخص فافل والوں کو ہاتھ دیتا ہے، ٹرین کے سامنے خطرہ کی تقدیری ہلاتا ہے۔ اصلاح حال اور انسانیت کے حامی رجحان اور اس کے انجام، ارت مسلم کے مقام اور اس کی اصل ذمہ داری کے بارے میں اذسرنو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ اس امت کو اس کا بینام یاد دلانا ہے، وہ بگڑے ہوئے حالات اخلاقی اپستی، مگرہ کس عقائد، جاہلی رسوم و عادات، شکم پروردی وہ سوس پرستی، اور قوت و طاقت کے سامنے بیانگی کے خلاف آواز بلند کرتا ہے، وہ ایک صان سفری زندگی، ایک یک چلن اور انعامات پسند معاشرہ اور نئے و پختہ ایمان کی دعوت دیتا ہے۔ وہ ایسے اسلام کی دعوت دیکھے جس کی چڑیں منبوظ اور شندگی کے تمام خبوبی میں بیوت ہوں۔ پر شر دل شخص بڑی باندھی سے عقابی روح کے ساتھ ایسی بلند دگو بختی ہوئی آواز بلکاتا ہے کہ فافل میں کھلی ٹیک جاتی ہے، اس سے جبات و احسانات میں اس کیست و سرور پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کو نظر انداز کے اور اس کو ناقابلِ اتفاقات سمجھ کر اپنی رفتار کھاری رکھنا ممکن نہیں ہوتا، کچھ لوگ گوشہ رکاذ ہوتے ہیں، کچھ ختمتے، اسی پھر آوار لگانے والے کی طرف بڑھتے لگتے، میں تھوڑا ہی وقت لگتے تک کہ فافل واعول کی بڑی تعداد اس کے ارڈر کر جمع ہو جائے۔ یہ دامی اس مجموعے ایک بیان فافلہ تیار کرتا ہے اور بھری فافلہ اس کی دل بگتی باتوں پر مرت و سرشار ہو کر خدا پر بھروسہ و اعتماد کر کے بنام نہما سفر خرد کرتا ہے لیے ماحول و معاشرہ کے خلاف کیا تھا وہ بھی اس کی بناہ کے سامنے ہو۔

آواز بلند کرنے والے ان داعیوں کی زندگی ایسی درختان و نباشک بے کراس سے دعوت و اصلاح کی تاریخ میں جا رچاند لگ جانتے ہیں، یہ داعیان اسلام کا وہ قافلہ ہے جس سے تاریخ اسلام کا کوئی عہد بھی خالی نہیں رہا۔

اس کتاب کا مصنف جس کا بقدرہ لکھنے کے بعد سعادت حاصل ہو رہی ہے ان شخصیتوں میں سبے جھیں دست فدرست بنا تا دسوار تا ہے، اور خدا نی تربت اسے برداں پڑھاتی ہے۔ پھر صحیح وقت اور صحیح جگہ پر اس کو بھڑا کر دیتی ہے فکر صلح اور قلب سلیم رکھنے والا جو شخص بھی تعصیبے بلند ہو کر اس کتاب کو پڑھے گا وہ اسی پر پہنچنے کا کریں شخص خدا داد صلاحیتوں سے ملا مال ہے، وہ کسی خاص ماحول یا درس گاہ، تاریخ اور زمان، یا سنت و کدو کاوش، یا مشق و تحریر کی پیدا و اپنیں بکر وہ توفیق خداوندی، حکمت ربیانی، اور اس دین کے ساتھ اس کی خاتمت کی پیداوار ہے، وہ ایسا ہونہار پودا ہے جس کی بگہداثت کسی بڑے کام اور بڑی ایسی کے لئے کی جاتی ہے جہاں اس کی بڑی نیت ہوتی ہے۔

جو شخص بیویں صدی کے ادائی میں شرق و سطی اور خاص طور سے مصر کے حالات سے واقف ہو، اور عالم اسلام کا یہ اہم اور مرکزی حصہ عقیدہ و جذبات، اخلاقی و معاشرت، عزم و ارادہ اور جسم و قلب کی جس کمزوری کا شکار تھا اس پر اس کی نظر ہو، مہا یک دمیر کا حاکم خاندان غلامان (ترکوں اور فدیو خاندان کے دور حکومت نے جو اشت اس پر تجوہ رکھنے پر اس میں بر طالوی سامراجیوں نے جو اضافہ کیا تھا، اور مغربی تمدن اور موجودہ غیر دینی تعلیم، اور مفاد بہت وہیت رکھنے والی سیاسی پالیسی بندی نے جو زہن تیار کیا تھا وہ بھی اس کی بناہ کے سامنے ہو۔

ان کی دلچسپی کے مراکز تھے دہلی کے تو سدل
دو سال رہ گئے۔ دو سال بعد اپس اکر پھر کے
خدمت کی۔ وہ ایک سادت مند اولادی کر سکتی
تھی۔ اللہ ان کو جراء خیر عطا فرمائے غفران اللہ

رسولوں کی شکل میں ہے۔ عمر ایجی پائی۔ اوجب
تھے یہکن پاکتے سعیلہ دیا اسی نکی علمی بہت و
دوق کچھ سرو بڑا گیا۔ اور وہ علمی مباحث اور تحقیقات
مقالات پھنس لگا اپنے دوستوں کی مدد کرتے
اور کبھی اپنے نام سے بھومن کے نام سے کھا کرتے
حدیث نبوی سے غفت ہوا تو سید کو صفات
پڑھ دیا۔ اور ویاٹ بحث و تحقیق کا حام
کرنے لگے طبعات و نسخیات کے مطالعہ کا
موقع لا تقریبی اندود تھا مگر یہ زیاد ان قزوں کے
خوبصورت مطالعوں کیا۔ مولانا کا مطالعہ متعدد اور
گناہوں تھا، ایک زمانہ میں صدر کے مشہور ادب
تکمیلی احاطات کے ایک ناول کا ترجمہ کیا۔ جنہیں
کئے تھے ہم کا تو زبان والشار کے اچھے نمونے کے مطابق
سید احمد مرحوم پیش پیش تھے مولانا
سیدن شنی کو ساختھا اور ان کی بزرگ
دانست ملحوظ رکھی۔ ان کی بڑی عیادت
کے لیے کریم گیا تھا۔ ان کی عیادت کے ساتھ
ڈاکٹر فرام ارجمند مرحوم کا ہمہ تھا کہ
بھی کرنا تھی۔ آخری بار قزوں ۱۹۹۸ع کو دوسری
مولانا کا اپنے انتشار کردہ تھا، ایک منفل سلسلہ
پڑھ لاد دست دزدے کے بکھر سچرا غدارو" تھا
اس میں ادبی و علمی معرفات کی نمائندگی ہوا کرتی
بڑی بخشش دنگوں دبپ میں دلکشی اور آمادان
تھی۔ خالی کمی سوچنے کو چکری ہے اور اس کا
مسودہ کا پڑھانے مسلمان جنتی کو ہرگز کیونکہ
مولانا سیدن شنی کے نزدیکی کے آخری ۲۰۰۲ء
بھائیوں نے ان کو اداد و صرف جلتی نہیں دیا۔ بلکہ
اپنے کے سرگرمیوں کے ساتھ رکھا۔ نزدیکی کے حصہ
شاہ سلمان جنتی جوان کے حقیقت چھڑا دھماگی ہیں
کہ۔ گزندن کے تو سریک قیام پذیر ہے
ایسا سریک سوت باکار اپنے نگر پدر کھا۔ سلام جنتی
تاریخی کرام سے عموماً اداد و صرف جلتی نہیں دیا۔ بلکہ
انہیا انس لاس ببری اور بڑش میزہ کا ساتھ
بنت شاہ محمد عفی پھلواری، مولانا شنی ایجاد
ہا۔ (جیسیں میں علم و اسناد مشرقی کتابیں ہیں)

ہیں تھی۔ مگر جس انداز میں ان دنوں نے
ایجاد اساتھ کر بھٹ و گفتگو یہ آجائے تو شمار
یہانات اور بخوبی کے حوالے دیا کرتے تھے۔
اوجب تھے تو مدل اور سلبیا کر کھا کرتے
تھے یہکن پاکتے سعیلہ دیا اسی نکی علمی بہت و
دوق کچھ سرو بڑا گیا۔ اور وہ علمی مباحث اور تحقیقات
مقالات پھنس لگا اپنے دوستوں کی مدد کرتے
اور کبھی اپنے نام سے بھومن کے نام سے کھا کرتے
حدیث نبوی سے غفت ہوا تو سید کو صفات
پڑھ دیا۔ اور ویاٹ بحث و تحقیق کا حام
کرنے لگے طبعات و نسخیات کے مطالعہ کا
موقع لا تقریبی اندود تھا مگر یہ زیاد ان قزوں کے
خوبصورت مطالعوں کیا۔ مولانا کا مطالعہ متعدد اور
گناہوں تھا، ایک زمانہ میں صدر کے مشہور ادب
تکمیلی احاطات کے بچھے تھے جن کا مجموعہ
شانخ ہم کا تو زبان والشار کے اچھے نمونے کے مطابق
علی ہدایت حلقہ کی طرف سے شائع کرنے کا لادہ
سید احمد مرحوم پیش پیش تھے مولانا
سیدن شنی کو ساختھا اور ان کی بزرگ
دانست ملحوظ رکھی۔ ان کی بڑی عیادت
ڈاکٹر فرام ارجمند مرحوم کے بھاندان سے تعریف
بھی کرنا تھی۔ آخری بار قزوں ۱۹۹۸ع کو دوسری
مولانا کا اپنے انتشار کردہ تھا، ایک منفل سلسلہ
پڑھ لاد دست دزدے کے بکھر سچرا غدارو" تھا
اس میں ادبی و علمی معرفات کی نمائندگی ہوا کرتی
بڑی بخشش دنگوں دبپ میں دلکشی اور آمادان
تھی۔ خالی کمی سوچنے کو چکری ہے اور اس کا
ادارہ کا پڑھانے مسلمان جنتی کو ہرگز کیونکہ
مولانا سیدن شنی کے نزدیکی کے آخری ۲۰۰۲ء
بھائیوں نے ان کو اداد و صرف جلتی نہیں دیا۔ بلکہ
اپنے کے سرگرمیوں کے ساتھ رکھا۔ نزدیکی کے حصہ
شاہ سلمان جنتی جوان کے حقیقت چھڑا دھماگی ہیں
کہ۔ گزندن کے تو سریک قیام پذیر ہے
ایسا سریک سوت باکار اپنے نگر پدر کھا۔ سلام جنتی
تاریخی کرام سے عموماً اداد و صرف جلتی نہیں دیا۔ بلکہ
انہیا انس لاس ببری اور بڑش میزہ کا ساتھ
بنت شاہ محمد عفی پھلواری، مولانا شنی ایجاد
ہا۔ (جیسیں میں علم و اسناد مشرقی کتابیں ہیں)

زاده حدیث
مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری کا انتقال
مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری ۲۰۰۲ء ربیع
المبارک ۱۴۲۳ھ کو انتقال فرمائے۔

علم اسلام میں ایک منفرد عرب و غرب
سلطان کی بائیز و آرزوؤں کی مکمل تحریر و تصنیف
مورخان نظر آنی ہے۔ وہ یہ کروہاں کی اکثریت افیت
کے نکری و تھامی سلطان کے سایہ میں زندگی اگر اسے
بہر جبور ہے، اسے لپٹے ملک کی سیاست، تعلیم
البلاغ اور اقتصادیات اور سماجی تخلیل اور زندگی
کے دوسرے خوبیوں میں نماندگی حاصل نہیں ہے
اور افکار و نظریات کو اختیار کرنے پر بجور کیا۔ اور
اس کو اسلام سے بیزار کرنے کے لئے سارے
اور نہ اس کی پسندیدہ قدر دوں اور اصولوں کا
استرام ملحوظ رکھا جاتا ہے، ذہن کی تشكیل نیز نہیں
لپٹے مقام کو ہبھت اختفاء میں رکھا۔ طبیعت میں انتہار
سادگی تھی۔ قدمی علماء کی شان ان میں پاک جاتی تھی، علم
علوم اور ہفتہ بیان کی تھی، ملکیت میں انتہار
کی تربیت اور ملک کے انتظام میں نکری اور تھامی
اوقیانوس کے لئے اس کی تاریخ، اور عدس
شخصیات اور عقائد پر حکایا گیا مگر اس کی اسلام
ہیں، جس کے تجھ سے اسلام اکثریت اور نظام حکومت
کے عقیدت قائم رہی، اس کا اعتراض پوچھ کے
نسل اخبار کے لئے گئے اس کی تاریخ، اور عدس
کی تربیت پر ملک کے انتظام میں نکری اور
اقلت پوری طرح دلیل ہے یہ اقلیت نہیں اور
کے بخوبی تھا اور با خبری سیاست دا بھی کرتے ہیں
یادداشت اور قوت حافظ آخوندی دن تک قائم
بھی کرنا تھی۔ آخری بار قزوں ۱۹۹۸ع کو دوسری
مولانا کا اپنے انتشار کردہ تھا، ایک منفل سلسلہ
پڑھ لاد دست دزدے کے بکھر سچرا غدارو" تھا
اس میں ادبی و علمی معرفات کی نمائندگی ہوا کرتی
بڑی بخشش دنگوں دبپ میں دلکشی اور آمادان
تھی۔ خالی کمی سوچنے کو چکری ہے اور اس کا
ادارہ کا پڑھانے مسلمان جنتی کو ہرگز کیونکہ
مولانا سیدن شنی کے نزدیکی کے آخری ۲۰۰۲ء
بھائیوں نے ان کو اداد و صرف جلتی نہیں دیا۔ بلکہ
اپنے کے سرگرمیوں کے ساتھ رکھا۔ نزدیکی کے حصہ
شاہ سلمان جنتی جوان کے حقیقت چھڑا دھماگی ہیں
کہ۔ گزندن کے تو سریک قیام پذیر ہے
ایسا سریک سوت باکار اپنے نگر پدر کھا۔ سلام جنتی
تاریخی کرام سے عموماً اداد و صرف جلتی نہیں دیا۔ بلکہ
انہیا انس لاس ببری اور بڑش میزہ کا ساتھ
بنت شاہ محمد عفی پھلواری، مولانا شنی ایجاد
ہا۔ (جیسیں میں علم و اسناد مشرقی کتابیں ہیں)

اور وجودہ درمیش مسائل کو اس کی تحلیلات کی روشنی
میں حل کرنے اور سمجھانے میں بہتری کا سبقت
و جقدار سمجھنے اور اس کے لئے جدوجہد کرنے
اور قرآنی دینے کے جذبات کا اعزاز کرنے ہیں،
ان کا اسلام کے بڑھتے ہوئے ساتھ پر جائز
کرنے ہیں۔ ان رپورٹوں کی بنیاد پر غیر ملکی حکام
عالم اسلام کی حکومتوں کو خواہی پر اپنی گرفت بخوبی
کرنے اور جبر و فرقہ پالیں اختیار کرنے پر بجور
کرنے ہے ہیں اور اس کو اسلام کو موہنے کے لئے
کوئی نہیں۔

مولانا سید محمد رضا شمشیدی دی ترجمہ: محمد رضا
مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری کا انتقال
مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری ۲۰۰۲ء ربیع
البارک ۱۴۲۳ھ کو انتقال فرمائے۔

علم اسلام میں ایک منفرد عرب و غرب
سلطان کی بائیز و آرزوؤں کی مکمل تحریر و تصنیف
مورخان نظر آنی ہے۔ وہ یہ کروہاں کی اکثریت افیت
کے نکری و تھامی سلطان کے سایہ میں زندگی اگر اسے
بہر جبور ہے، اسے لپٹے ملک کی سیاست، تعلیم
البلاغ اور اقتصادیات اور سماجی تخلیل اور زندگی
کے دوسرے خوبیوں میں نماندگی حاصل نہیں ہے
اور افکار و نظریات کو اختیار کرنے پر بجور کیا۔ اور
اس کو اسلام سے بیزار کرنے کے لئے سارے
اور نہ اس کی پسندیدہ قدر دوں اور اصولوں کا
استرام ملحوظ رکھا جاتا ہے، ذہن کی تشكیل نیز نہیں
لپٹے مقام کو ہبھت اختفاء میں رکھا۔ طبیعت میں انتہار
سادگی تھی۔ قدمی علماء کی شان ان میں پاک جاتی تھی، علم
علوم اور ہفتہ بیان کی تھی، ملکیت میں انتہار
کی تربیت اور ملک کے انتظام میں نکری اور
اقلت پوری طرح دلیل ہے یہ اقلیت نہیں اور
کے بخوبی تھا اور با خبری سیاست دا بھی کرتے ہیں
یادداشت اور قوت حافظ آخوندی دن تک قائم
بھی کرنا تھی۔ آخری بار قزوں ۱۹۹۸ع کو دوسری
مولانا کا اپنے انتشار کردہ تھا، ایک منفل سلسلہ
پڑھ لاد دست دزدے کے بکھر سچرا غدارو" تھا
اس میں ادبی و علمی معرفات کی نمائندگی ہوا کرتی
بڑی بخشش دنگوں دبپ میں دلکشی اور آمادان
تھی۔ خالی کمی سوچنے کو چکری ہے اور اس کا
ادارہ کا پڑھانے مسلمان جنتی کو ہرگز کیونکہ
مولانا سیدن شنی کے نزدیکی کے آخری ۲۰۰۲ء
بھائیوں نے ان کو اداد و صرف جلتی نہیں دیا۔ بلکہ
اپنے کے سرگرمیوں کے ساتھ رکھا۔ نزدیکی کے حصہ
شاہ سلمان جنتی جوان کے حقیقت چھڑا دھماگی ہیں
کہ۔ گزندن کے تو سریک قیام پذیر ہے
ایسا سریک سوت باکار اپنے نگر پدر کھا۔ سلام جنتی
تاریخی کرام سے عموماً اداد و صرف جلتی نہیں دیا۔ بلکہ
انہیا انس لاس ببری اور بڑش میزہ کا ساتھ
بنت شاہ محمد عفی پھلواری، مولانا شنی ایجاد
ہا۔ (جیسیں میں علم و اسناد مشرقی کتابیں ہیں)

گھن محسوس کر رہے ہیں، اسی صورت حال نسبت
کے باصری اور غیر باصری افراد اور اہل علم و فکر و دانش
کو اپناوضن تجویز کر دیا رفیر میں جلا وطنی کے عالم
یس رہ جانے پر آمادہ کر دیا اس لئے دین دنیافت
اور اخلاقی اقدار کی حفاظت اس کو عنزہ نہ ہے،

ایسے بامیت افراد تعداد میں کم نہیں ہیں اور نہ ہی ان کا تعلق عام طبقہ سے ہے بلکہ وہ باصلاح و عملی قابلیت کے حامل لوگ ہیں جو اپنی قوم کے لئے باغی فخر ہیں، مگر اس صورت حال نے انہیں ملک جھوٹنے پر مجبور کر دیا، اور ملک ان کی صلاحیتوں سے محروم

بے سامنے یا ہم سوچاں ہے۔ یہ سوریاں پر خیری
کان مذہب مختلف آداؤں سے اور ان کی بعثات
ایسے بیجا وغیرہ ایسا ناقفر کے ثابت ہے
کہ جن کو خود ان کا ضمیر قبول نہیں کرتا۔ ان کے
لئے بھت کے سوا کوئی چارہ کا رجھی نہ تھا کہ ان کے
اس انحرافات کے مقابلہ کی قوت نہ تھی، تھی آزادی
لئے ان کے نصوات کو باہمیں تک پرسونخی عطا ہے،
ہونی چاہے، مسلمانوں کی آرزوں کی اور زندگی کے
باہمی سلمان، اس کے اسلامی طریقہ
و نظام کی تغیری و پیروی اس کا فطری تعاون ہے
اسلام کی آواز ساری آداؤں پر بھاری ہوئی
چاہے، اور مسلمانوں کی صداقتی صداقوں پر خالب
ہوئی چاہے، مسلمانوں کی آرزوں کی اور زندگی کے
باہمی سلمان، اس کے اسلامی طریقہ
و نظام کی تغیری و پیروی اس کا فطری تعاون ہے
اسlam کی آواز ساری آداؤں پر بھاری ہوئی
چاہے، اور مسلمانوں کی صداقتی صداقوں پر خالب
ہوئی چاہے، مسلمانوں کی آرزوں کی اور زندگی کے
باہمی سلمان، اس کے اسلامی طریقہ
و نظام کی تغیری و پیروی اس کا فطری تعاون ہے

ان میں اسیں بہر پتے پہنچے بھاگیں
عرصہ گز جائے۔ الایک وہاں کے باشندے اپنی
دینی ذمہ داریاں محسوس کریں اور ان کی آرزویں
دوسروں سے پہلے تکمیل تک پہنچیں۔ اور آج
بہت سے اسلامی صالک میں گشت و خوان، قید
ونبد اور زبان بندی کی جو کارروائیاں ہو رہی
انھیں آزادی رائے کا حق ملا جائے اور ان کی
شخصیت و ذات کے اندر بیان غوشوں کو اجاگر
ہونا چاہیے اس لئے کہ ان کا دین دین حق ہے اور
وہ حیرامت ہیں، موجودہ دور میں جو افلاتی افلاس
میں متلاشیے اور جس میں خیروشر کی بیجان مٹ
رنے کا حق حاصل نہ کر وہ اس حق کا استعمال کر کے
اپنے فقیر کو مظہر کر سکتے۔ اس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ
اکثر اسلامی تحریکوں کے مرکز بود پس فائدہ ہیں
ادمی غرضی ملکوں سے ان تحریکوں کے انجامات وسائل
شائع ہوتے ہیں، اور ان میں کمی فائدہ اور منفعت ایسے

میں کہ ان کا داخلہ ان کے ملکوں میں منسوب ہے۔
اسلامی رجحان کے برداشت ہوئے اثرات
کو نہیں کرنے کی وجہ سے یہ حکومتیں فوج اور نظائرہ
میں مسلسل تبدیلیاں کرنی رہی ہیں، خلافاء کی میں کچھ
فرصہ بیٹھنے کے لئے فوج اور تعطیلی اداروں میں بڑے پیمانے پر
زیریں یافتہ ہیں جو اسلام کو اپنے لئے سب سے
میں جس پارٹی کو ملک کی پارٹی میں نصف کے
حکام و فائدہ دین یورپی ملک کے پروردہ اور
یہ کتنے تعب و افسوس کی بات ہے کہ ترکی
فائدہ کیا جائے۔
انسانیت کو تباہی سے بچا سکتا ہے اگر تیج نظر ازرت
رہی ہے اسلام فائدہ از رول ادا کر سکتا ہے دہ

فریب کئیں حاصل ہوں اس پارٹی بے پابندی
لگادی جائے صرف اس لئے کہ وہ اسلام پسند
ہے جو اکثریت کا مذہب اور عقیدہ ہے، الجزر میں
ایکشن اس لئے منسون کر دیا جائے کہ اس میں اسلام
پسند بڑی تعداد میں کامیاب ہو لے سکتے، اور اس
میں سامراج کے اثاروں پر چلنے والے
لڑو جوں یا یا ہی سوت حال اجڑا رہا اور خرس
فائدہ، اونی شبہ پر باضیر افراد کو مختلف الزامات
پر جیلوں اور قید گانوں میں ڈال دیا جاتا ہے اور
ان پر مقدومات اس لئے نہیں چلا لے جاتے کہ وہ
برحقی ثابت ہوں گے۔

شاعرِ می اور قامِ محمود

شفاعت أولين

شفاعتِ مُحَمَّدٰ اور مقامِ محمود

علیہ السلام سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

- یہ وہ مقامِ محمود ہے جس کا تمہارے پیغمبرؐ کے وعدہ کیا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ بصرہ کے بھر خوارج جو گناہِ بکریو کے مریض کو دامنی، جنہی سمجھتے ہیں یعنی ان کے حق میں شفاعت کے اثر کے قائل نہیں، میرے خودہ آئے، یہاں سید نبوی میں حضرت جابر بن جلبۃ الصحابی قیامت کے دانوں بیان کر رہے تھے، ان میں سے ایک صاحب نے بڑھ کر کہا۔ احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی! آپ یہ کیا فرمائے ہیں؟ خدا تو فرقان میں یہ کہہ رہا ہے، یہ کہ کفر آن پاک کی ایک آیت بڑھی، جس کا پر مطلب ہے کہ دوزخی جب دوزخ سے نکلا جائیں گے تو بھرا سی میں ڈال دیے جائیں گے۔

لفظ "شفاعت" اصل لفظ میں شفعت نے نکلا ہے، جس کے معنی جوڑا بننے، ایک کے ساتھ دوسرے کے ہونے کے ہیں، چونکہ شفاعت اصل میں یہی ہے کہ کسی خوارج - کنہ - اور علیحدگار - کرہ - آئندہ عکس

شفاعتِ اولین

عمر صدیق رضی اللہ عنہ میں جب جلالِ الہی کا آفتاب بوری تھا نت پر ہو گا اور کناہگار انسانوں کو اسن کا کوئی سایہ نہیں ملے گا، اس وقت سب سے پہلے فخرِ موجودات، باعثِ خلقِ کائنات سید اولاد آدمؑ، خاتم الانبیاء اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں میں لوئے حمد نے کر رہا اور فرقہ مبارک بہ تاجِ شفاعت رکھ کر ہنگاروں کی دستیگیری فرمائیں گے۔

شفاعت اولین، اصل لفظ میں شفعت نے نکلا ہے، جس کے معنی جوڑا بننے، ایک کے ساتھ دوسرے کے ہونے کے ہیں، چونکہ شفاعت اصل میں یہی ہے کہ کسی خوارج - کنہ - اور علیحدگار - کرہ - آئندہ عکس

کی درخواست نہیں اور عزیز ہر رالے ہم ابک بھر کسی بڑے کے سامنے اس کی عرض و درخواست کو قبول کر لینے کی خواہیں کا اعلان کرنا۔ آپ کی شفاعةت ہی بہی ہو گی کہ آپ گناہگاروں کی زبان بن کر ان کی طرف سے خداوند دوالجلال کے اذن سے اس کے سامنے ان کی بخشش و مخففت کی درخواست پیش کر دیں گے، سورہ اسراء میں ہے:-

عَسَىٰ أَنْ تَعْتَدُ فِرْبَكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا:
تَرْجِبُكَ بَرَ خَدَّا تَجْهِي مَعَامَ مُحَمَّدٍ سِيَّسَ الْخَلَاءِ.
اس آبیت کریمہ کی تفسیر میں تمام صحیح روایتوں
میں مندرجہ صورتیں سے نقول ہے کہ مقام مُحَمَّدٍ سے
مراد رتبہ شفاعة تھے۔ صحیح بخاری میں بے کار حسن
انس بن مالک نے شفاعة کے تمام و اتفاقات بیان کر کے یہ
آبیت تلاوت کی، پھر حاضرین کو مخالف کے فرمایا،
لے صحیح بخاری تھے صحیح مسلم تھے صحیح بخاری
کے صحیح بخاری کے صحیح مسلم تھے صحیح بخاری

دعا و فضیلت

شہر سیت چالیس شہروں کی بیانیں کارپوشنون
کریں گے انہوں نے اپنی پارٹی کے تین لاکھ ارکان
اوچا جیس لامکھہ بیران سے اپل کی کردہ مہروں کوں
پر رفاه نے قبضہ کر لیا جس کا ماقم عرصہ تک غفرنی
بیکوں میں جرمی اور عرب مالک میں مقیم تکون
کے کام میں اور کسی اشتغال الحیری سے نائز ہوں
اور سرجنوت برائے امام برقار رکھیں۔

آخر قصہ کیا ہے

رفاه پارٹی کو جس طرح خیلقاً ولی قرار دے کر
اس کے مقابلہ اور املاک بر قبضہ کیا کہ اس کے
پس بندہ اس باب و محکمات کا جائزہ لینے سے حلوم
ہوتے ہیں۔

• ترک افواج اور دہلی کی اسلام دشمن
غیر ملکیوں کو اپنے پاؤں کے نجی سے زین کھکھی ہوئی
کے لئے خطرہ نہیں تھی بلکہ ترک طلبہ کی تحریک نوادر
اس نے مسلم ہوئی تھی کہ رفاه پارٹی نے فقر
زیادہ ترا تقادی، ثقافتی و سماجی اور تربیتی یونیورسٹی
میں جو انتقادی اور سیاسی و سماجی سطح بر
کارناٹے انجام دیے اس کی وجہ سے اسلام پسند
عاصم کو تقویت ہوئی اور بڑے بیانے پر عوامی
مقبولیت میں اضافہ کو دیکھتے ہوئے لادنیت کے
علبرداروں کو خطرہ ہونے لگا کہ آئندہ انتخابات
میں رفاه پارٹی کو قطبی انتخاب حاصل ہو جائے گی

• جیسا کہ مندرجہ ذیل اعداد و نتائج سے معلوم ہوتے ہیں
پرنسپر خود دین نے ۱۹۹۴ء میں اپنی پارٹی قائم

کی تھی اس کو حکومت نے صرف ایک سال کے بعد
خلاف قانون تراویدہ بھر امن پارٹی کے تھام بھکٹے اسے مندرجہ
ذیلی اس باب کو جنم کے طور پر گنو لئے تھے۔

• ار بکان انجیا تقریروں کا آغاز بسم اللہ
اور اسلام علیکم سے کرتے ہیں۔ ار بکان نے
سے بدلے نام سود بڑھیں الدین قرنی عاصی کے
ترک عوام کا خون جو سنے میں معروف تھے اور میں
ٹرکھا اسلام ہی بھاری استے ہے گویا اکابر ابا

سکد ہوئے، دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

وچی کہ رفاه پارٹی کے ذریعہ سو بیان پارٹی
کے جو خلاف قانون تراویدہ یا اگر پہلے مصلحتیں ایک

سال کی جدوجہم سے ار بکان کے تین آدمی پارٹی

کے اضافاتیں سے دوسرے در میں یہ تعداد چاہیں تک
ہو گئی، پندرہ سال کے عمدہ میں یہ تجویز اتنی

کے راست میں بچپنے ہوئے پہنچی ماحصل بھیں ہو گئے۔ اپنے کو اس کے راست میں پرے خود بھی کہاں۔ آرائحت جزو دیجی۔ اٹک جدو جہاد اور کوشش کرتے ہیں تو اس کا تجوڑا سا حصہ بھی تھا آئے گا۔ پہنچنے کے لذت اور اپنے وہی سے اگر کوئی اس کو ماحصل کرنا پاپے تو پیدا شکل نہ کر سکتا ہے۔ اس نے آپ پرچے اسکے اسکے اور

مولانا سید محمد رفع حسینی ندوی کا

مدرسہ عالیہ عرفانیہ اور مدرسہ مظہر الاسلام کے طلباء سے خطاب

آپ دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہوں گے

بہت سے ایسے طلباء کو دیکھا ہے جو اپنے زمانہ کے زین پوس لکھوں (شیخ دار العلوم ندوۃ العلماء) کے تعلیمی تھے فلین تھے ان کا مقابلہ کرتے والا کوئی محلی دینی میں اگر کسی علم حاصل کریں اور اس کو اپنی محلی دینی میں محسوس ہو جا کر اللہ کو راضی کر سکیں جس سے آپ دینیں اہمیں تھے اس پر فخر نہیں، امام اور ان کی شفاعت کا ہے اسیں کھانا پکڑا دینا ہو گا (اب القوام ۶۳۲)

قرآن مجید میں دیگر مقامات برعکس دو سال دو دوہ

سیزیں اس صورت میں پہنچ کے باپ کو صرف طلاق سے ایسیں کھانا پکڑا دینا ہو گا اور اس کی ایک بڑی

حادثی ثوٹ بھوٹ پائی جاتی ہے اس کی ایک بڑی

وہی ہے کوچاتی سے دو دوہ نہیں لانے کے باعث مان اور پہنچ میں کوئی بدبانی لکھا کر پیدا نہیں ہوتا۔

موجودہ نادی اور سریعاً داری نظام میں پڑھوں والی

ماں اپنے بچوں کو اپنادوہ پڑھانا بینشان کے خلاف

کھفتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے ان کی شخصیت اور

خوبصورتی پر برے اخوات پڑتے ہیں، ترقی پریوری مالک

میں صندوقی دو دوہ پڑھنے میں کمی دیگر عالم کا بھی خل

ہے، ان سے خواتین کا بدقاہ احوال نہیں (الف شائل)

قطلاق ایجاد اور جہالت، مزرب کی تلقینہ پیر و خانہ لار

مصنوعی دو دوہ کی جارحانہ پر کرشش تشبیہ اور اس کے

دو دوہ کی ایسیت سے ناواقفیت دینیوں شامل ہیں۔

صندوقی دو دوہ پڑھنا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ پچھے

کی ہر کے ساتھ ساتھ دو دوہ کے اجزاء اور ان کے

مقداریں تبدیلی آجائی ہے جوں جوں پچھہ رہتا

ہے، پچھے کی جسمانی مزدویات کے مطابق دو دوہ بھی

خوشخبری ستانے والا میں ہوں گا اس دن خدا کی

یا صندوقی دو دوہ کے ذریعہ نامنکن ہے، باں کے

دو دوہ میں تو لمجھ تجھ دیلیں کامل جاری رہنے ہے، خارجہ

دو دوہ میں ایس اہمیں ہو سکتا۔

دو دوہ پڑھنے کا طریقہ :

پچھے کو ہر جاری سے پچھے گھنٹے بر لکم کا کم اکھیلے منٹ

کل ہنوز دو دوہ پڑھیں، دلت میں بھی جاری سے چھ

گھنٹے بر لکم کا اور پچھے کو ہر جاری دو دوہ پڑھنا جائیے اگر

بچھے اس سے جلدی پھر کا ہوتا ہے تب ہر دو سے تین

چھنٹے پر پچھے کو دو دوہ پڑھیں۔ دو دوہ پڑھنے سے قبل

اور ہر ایجاد اور جہالت سے ایک مال کو عطا کیا ہے۔

یہاں کے کیے تدرست کا بہت بڑا تھا ہے اور اسے

کسی مورتی ہی ایک میختہ نہیں کھنچا ہا پس دو دوہ

پڑھنے سے صرف پچھے کی مزدویات ہی پوری نہیں

ہوتیں بلکہ مال کو بھی جذباتی اور نفسیاتی طور پر

سکون دخوشی ملیتے ہے۔

قرآن مجید میں نکاح اور طلاق کے احکامات

(بقیہ) شفاعت محمدی

غایت ہوئے ہیں اپنے آپ نے فرمایا، قیامت میں

میں پیغمبر کی امامت کا نامندہ، امام اور ان کی شفاعت کا

پروپریتی پر فخر نہیں بلکہ میں پھر فرمایا ہے

میں قیامت کے دن نامہ تی آدم کا سروار ہوں اور

پلانہ کا اکمل تباہ ہے۔

اس طریح ایجاد کرنے میں لوگوں اور مسٹریوں کے

کو دو دوہ پڑھنے کا پابند کیا ہے اسلام سے قبل عرب

اور کسی دیگر مالک میں بچوں کو ہتھاں سال کی عمر تک

پر فخر نہیں بلکہ میں اپنے بھائیوں کے اوپر اس

کیلے یعنی ارشاد ہے۔ لوگ قریوں سے جب اتحاد

کی ہر کے ساتھ ساتھ دو دوہ کے اجزاء اور ان کے

مقداریں تبدیلی آجائی ہے جوں جوں پچھہ رہتا

ہے، پچھے کی جسمانی مزدویات کے مطابق دو دوہ بھی

خوشخبری ستانے والا میں ہوں گا جب وہ نامیدہوں گے تو ان کو

حد کا خل (جہنم) میں بھائیوں کے ذریعہ نامدہوں گے تو ان کو

یا صندوقی دو دوہ کے ذریعہ نامنکن ہے۔ ایک ایسا عمل ہے جو فارمولہ

وصلی اللہ علی خیر خلفہ محمد وآلہ

(رسیۃ النبی۔ جلد سوم)

لئے ترمذی۔ شہ ترمذی تلمذ ترمذی

دو دوہ پڑھنے کا طریقہ :

پچھے کو ہر جاری سے پچھے گھنٹے بر لکم کا کم اکھیلے منٹ

کل ہنوز دو دوہ پڑھیں، دلت میں بھی جاری سے چھ

گھنٹے بر لکم کا اور پچھے کو ہر جاری دو دوہ پڑھنا جائیے اگر

بچھے اس سے جلدی پھر کا ہوتا ہے تب ہر دو سے تین

چھنٹے پر پچھے کو دو دوہ پڑھیں۔ دو دوہ پڑھنے سے قبل

تبیل (حال) پافی سے صاف کر لیا کریں۔ ۰۰

ویکریہ اہم اہم بیدان فوری ۱۹۹۸ء، لاہور)

گزارش:

خط و کتابت اور منی اور مکرر تر قوت کو بن (یعنی اس کی مدد پر خریداری نہیں کر سکتے تک

مرافتہ نہیں اس سے دفتری کارروائی میں آسانی اور جلدی ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں نکاح اور طلاق کے احکامات

بہت سے ایسے طلباء کو دیکھا ہے جو اپنے زمانہ کے زین

پوس لکھوں (شیخ دار العلوم ندوۃ العلماء) کے تعلیمی

سال کے آغاز پر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم

جناب مولانا سید محمد رفع حسینی ندوی صاحب

بدخل العالی نے طلباء کو خطاب کیا اور ان کے تعلیمی سفر

اگر ہیں بھی تو کسی کام کے نصیب۔ اپنے اپنے افسوس

کرتے ہیں باحتجاجتے ہیں لیکن کوئی پر سان حال نہیں،

ایسا کیوں ہوا؟ ایسا صرف اور صرف اس نے ہوا۔

جسے کیا پیدا کر دیا اور کہا کہ طلباء سب سے پہلے

انہوں نے اپنی ذہانت و خلائق پر جا چکا کر لیا اپنے

اسامدہ مزدویوں کے نکاح کو ادا کر دیا تھا اس کو اور

آپ نے کیا دو دوہ کے اجزاء کو دیکھا اور کہا کہ

آپ کی منزل مقصود کیا ہے؟ اگر کوئی طالب علم ایسا نہیں

کر جائے تو اس کو کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اس

لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی منزل مقصود متعین کرنے کے

بعد اس کے حصول میں لگ جائیں اور اٹک کو شش

کریں۔ تکلیف دراحت کی پروانہ کریں تو تمہارے

دوسری طرف میں نے ایسے طلباء کو بھی

زندگی کی تکلیف اور چند سالوں کی محنت آپ کے

ساری زندگی کا سارہ بیٹھتے ہیں۔ اور ساری زندگی راحت

پڑتے ہیں اسکے لئے اس کی ذہانت اور ساری زندگی کے بعد

ذہانت کیا جائے اسی پر ایسا کام ایسا پہنچا کر دیا جائے اس کی

ایسا جانہ بانے، ان کی سکھیت اور جدوجہد اور جوں ہیں

رہنمائی کا تجھی یہ تھا کہ ان کی کمزور صلاحیت میں سکھ

اوسر پرستوں کی رہنمائی میں جدوجہد کریں۔ اور ان کی

نجیتوں پر عمل کریں، ان کے تجھات سے فائدہ

وہ تھے گے۔ وہر دیرے وہ آپ کے بڑتے کے اور

اخراجیں، اس سے ان کی ذہانت تھیج راست پر ٹکلی ہی۔ اور

آخر میں مولانا نے فرمایا کہ بھیر اپنے کو علم

پری قوت سی فیض ملکہ اپنی سوچیوں پر جدوجہد اور

ذہانتی سے اپنے کو علم

10 اپریل 1998ء

10 اپریل 1998ء

باقیہ: درس حدیث

بیت میں (مدرسہ اسلام) نے ان کی طرف سے نافرمان
لادرنیت قتل، دعویٰ تو کہنے لگے کہ کون ہے جو
خدا کا طرف لا ریز اندھا گرا ہو۔ عاری ہوئے
کرم خدا کے دھنیار اور آپ کے) مدحگار
میں ہم خدا پر ایمان الائے اور آپ گواہ رہیں
کرم فرمان برداریں۔

آپ مل اللہ علیہ وسلم کے حواری اور صحابہؓ پر
سے بہت میں ایسے نہیں تھے کہ انبیاء اور رسول
کی تاریخ میں اسی شان نہیں ملتی، جس کا سب
اسلام قبول کریا تو پھر کسی ایک مجھے کا بھی مطابق
شہیں کیا، وہ دل کے لفیں کے ساتھ ایمان لائے
ہے جو بخوبی ذہلی کی آتی ہے۔ حضرت میمکے
حواریوں کے بارے میں قویٰ ان کریم کہتا ہے۔
”اذ قالَ الْمُحَاوِرُونَ يَا عَيْنِي بْنَ مُثِيْرِ
هُنَّ لَيْتُ شَيْعَيْرَ رَبِّكَ أَنْ يَتَّقَلَّ عَذْنَا
مَائِدَةَ تِنِّ الشَّاءَ تِنَّ الْقَوْالِلَةَ إِنَّ
كُنْتُمُ مُؤْمِنِينَ هَفَّاْتُوْرُبِّيْدَ أَنْ تَأْتِي
مِنْهَا وَلَنْتَرِبِّيْنَ هَلْكُونَ بِالْخَلْدَ أَنْ تَلَدِّ
دَعْوَتْ اسْمَرِيْنَ كَارَنْظَامَ كَوْمَاتْنَ اَوْ اسْمَ کَيْ
طَرْ بَلَنَسْ مَسْ کَوْنَ چَارَ اَحْمَادَلَنَبْيَ، اَسْ دِنْ
کَيْ بَسَانَیْ مَسْ کَوْنَ چَارَ اَمْدَهَگَارَبْ، اَیْ نَارِکَ
مَوْقَعَوْنَ پَرْ حَضُورِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْمَجِ سَمَ فَرَمَتْ
تَحْتَ کُونَ خَنْصَنَ بَهْ جَوْجَهَ کَوْنَہَا دَسَ تَاکَسِیْلَنَ
رَبَّ کَارِیْخَامَ پَهْنَچَاسَکَوْنَ ؛ فَرِیْشَ نَےْ مِيرَےْ رَبَّ
کَےْ بَیْنَمَ کَوْنَجَنَےْ سَےْ بَجَھَ رَوْکَ دَبَابَےْ ”بَیْسَ
مَکَكَرَتَنَهَیَ نَےْ مَدِرِیْزَ کَےْ بَوْنَوْنَ مَسَےْ اَوْ اسَ
دَخْرَجَ کَوْنَ کَمَکَمَنَ فَوَانِادَیَ، اَخْنَوْنَ نَےْ اَبَکَ
بَقَبَرِیْتَ کَیْ اَدَآپَ کَیْ مَدَدَیَ، اَورَ وَعَدَهَ کَیْ
کَرَ اَگَرَ آپَ بَحَرَتْ فَرِیْکَارَ مَدِرِیْزَ اَجَامِسَ تَوْہِمَ بَرِیْطَ
سَےْ اَبَکَ کَیْ خَافَتَ کَرِیْنَ گَےْ چَانِجَرَجَبَ اَبَکَ اَبَنَےْ
صَحَابَہَ کَسَاطَ مَدِرِیْزَ بَحَرَتْ فَرِیْکَارَ اَوْنَ دَوْنَلَنَبِلَنَ
نَےْ اَبَادَدَهَ پَرِیْلَا، اَسَمَیَ لَهَ الَّذِي اَنَّ دَارَ اللَّهَ
رَسُولَ نَےْ اَنَّ کَوْنَ حَارِیَ کَیْ اَوْرِیْلَانَ کَیْ شَافَتَ
وَبِچَانَ بَنَ گَیَابَهَ (حَارِیَ کَیْ مَنِیْرِ بَنِیْرِیْ) آپَ
عَلَیْهِ اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیْ کَیْ طَرْفَتَہِ اَسَ اَوْ
کَہَتَہِ اَسَ اَبَنَےْ بَلَنَسَ کَیْ اَدَدَنَهَ تَرِیْزَ طَرْفَتَہِ
نَجَانَ بَوْلَجَجَابَےْ اَسَ اَسَتَ مَسَ اَسَ کَبَجَ حَارِیَ
اَدَلَیَسَ اَسَتَ مَسَ اَسَتَ مَسَ اَسَتَ مَسَ اَسَتَ مَسَ اَسَتَ مَسَ
حَضَرَتْ عَیْسَیَ مَدِرِیْزَ اَوْ حَارِیَوْنَ کَایِ
مَکَالَمَ حَضَرَتْ عَیْسَیَ کَیْ قَومَ کَمَلَصَنَ کَیْ طَبِیْتَ کَوْ
دَاعِمَ کَرَنَابَےْ اَنَّ مَسَ اَوْرَ اَحَدَبَ رَسُولَ مَسَ اَنَّسَفَ
لَتَقْرِیْرَنَ بَرِیْضَتَ

۱۳-۱۱۲

مَهْ سَرِ اَعْلَامَ النَّبَلَاءِ

پندرہ روزہ تعییر حیات
ایک تحریر کی ہے اس کی
تو سیع اشاعت میں حصیں ہیں۔

۱۰ اپریل ۱۹۹۵ء

دارالعلوم ندوۃ العلماء کی ایک اہم صورت

تکمیل کے لیے صاحب خیر حضرات کی توجہ درکار

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں طلبہ کی تعداد روز بروز بڑھتی چاہی ہے جبکہ باشش کی تنگی کے سبب
بہت سے طلباء کو واپس کرنا پڑتا ہے۔
مزید برآں امتحانات کے زمانہ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے سخت دخواری پیش آتی ہے۔ کتب غانہ خلائقی عجائی
کی عمارت کا لکھتے چہہ منزل کا بناتا ہا لیکن دسائیں کی کمی کے سبب صرف تین منزلوں پر کام روک دیا گی تھا جسکے اسے
شدید حضورت کے سخت بنا دیا گیا۔ اوپر کی منزلوں کا کام شروع کر دیا گی ہے جس میں ایک بڑا الٰم تجوہ ہو گا۔ اگریہ بال
اگلے سے بنا تو اس کا صرف کمی تھا زیادہ ہوتا۔ اسی بال سے اسخان کا سدل بھی آسان ہو جائے گا۔ دوسرے جلے
بھی ہو سکتی ہے! اور ایک منزل پر دیگر ضروری کاموں کے لئے کمرے بن جائیں گے۔ جو اکام لاکھوں روپے کے خرچ
سے مکمل ہو سکے گا۔ اس کے علاوہ فوری طور پر کافی کمی اور پیشہ پر کسی سخت ضرورت ہے اسی میں بھلاکھوں روپے کے خرچ ہوں گے۔
اپنے اللہ کے نام پر خرچ کرنے والے بھائیوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے مال کی نعمت سے نواز اپنے۔ ہماری چیزیں
اپنی ہیں کہ اس کام میں دل کھول کر حستہ لیں۔ کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اجر ہے مدد حساب ہے جس کو ترانِ مجید
میں لوں ادا کیا گیا ہے۔ مثل الدین ینتفقُ امْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَكْثُلَ حَبَّةَ الْبَتْ سَبِيعَ تَابِا

جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی شان اس وانے کی کمی ہے جس سے سات پانیں
اگیں اور چر ایک بال میں سُنْسُونَ دانے ہوں اور خدا جس دے مال کو جانتا ہے زیادہ کرتا ہے وہ بڑی کرشناش
والا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اہل خیر حضرات دل کھول کر حصہ لیں گے۔

مولانا ہمیں اللہ ندوی
(مولانا) محمد راجح حسني ندوی

نائب ناظم ندوۃ العلماء نکھتو
متمند احمد سلمون ندوۃ العلماء نکھتو

دنور ط

بچک: دلرازٹ: میا اور مدد رجہ ذیل پتہ پر دروانہ نمائی، مسلم دلم جس ملک ہو اس کی سرسری۔ بھروسی ہے، جو اپنے بصرے
یہ کھکھ: ناظم ندوۃ العلماء بیوٹ بکٹیں ندوۃ العلماء نکھتو۔
NADWATUL ULMAR LUCKNOW